السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا غیر مسلم کارکنوں کو بلانا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کچھ شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے یہود و نصاری کے جزیرۃ العرب سے نکال دینے کا بھی آپ نے حکم دیا اور فرمایا کہ :

لاخرجن الیھود والنصاري ن جزیرۃ العرب حتی لا ادع الا مسلما (صحیح مسلم)

"یہود و نصاری کو جزیرۃ العرب سے نکال دوں گا حتی کہ یہاں صرف مسلمان ہی باقی رہ جائیں گے ۔ "احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش یہ تھی کہ جزیرۃ العرب میں صرف مسلمان ہی رہیں کیونکہ عیسائیوں اور دیگر کفار کے جزیرۃ العرب میں موجود ہونے کے بہت سے خطرات ہیں اس جزیرہ سے اسلام کا آغاز ہوا اور یہاں سے اسلام اطراف واکناف عالم میں پھیل گیا اور پھر بالآخر اسلام یہیں لوٹ آئے گا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف اس طرح آجائے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنی بل کی طرف آجاتا ہے غیر مسلموں کو جزیرۃ العرب میں بلانے کے بہت زیادہ خطرات ہیں اور نہ بھی ہوں تو کیا یہ خطرہ کم ہے کہ انہیں بلانے والا ان سے الفت و محبت کا اظہار کرے گا ان کی طرف مائل ہوگا ممکن ہے اس کے دل میں بھی ان کی محبت رچ بس جائے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُؤۡمِنُونَ بِاللَّهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَادُّونَ مَنۡ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوۡ كَانُوٓاْ ءَابَآءَهُمۡ أَوۡ أَبۡنَآءَهُمۡ أَوۡ إِخۡوَٰنَهُمۡ أَوۡ عَشِيرَتَهُمۡ أُوْلَٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الۡإِيمَٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٖ مِّنۡهُ ٢٢ ... سورة المجادلة

"جو لوگ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح تحریر کردیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے ۔ "اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس کے سامنے حق باطل میں اشتباہ پیدا ہو جائے اور وہ انہیں اپنا بھائی سمجھنے لگ جائے اور شیطان کے بہکاوے میں آکر کہے کہ یہ ہمارے انسانی بھائی ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ حقیقی اخوت ایمانی اخوت ہے دین کا اختلاف ہو تو پھر کوئی اخوت نہیں حتی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خدمت میں جب حضرت نوح علیہ السلام نے یہ عرض کیا :

وَنَادَىٰ نُوحٞ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبۡنِي مِنۡ أَهۡلِي وَإِنَّ وَعۡدَكَ ٱلۡحَقُّ وَأَنتَ أَحۡكَمُ ٱلۡحَٰكِمِينَ ٤٥ ... سورة هود

"میرے پروردگار؛ میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے تھا (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حکم ہے ۔"

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

إِنَّهُۥ لَيۡسَ مِنۡ أَهۡلِكَ ٤٦ ... سورة هود

''وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں تھا ۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مومن اور کافر کے درمیان ہر قسم کے تعلق کو منقطع کردیا ہے حتی کہ آپ نے فرمایا :

لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم (صحیح بخاري)

"مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا ۔ "جب صورت حال یہ ہے تو پھر مسلموں سے میل جول رکھنا ۔ انہیں اپنے ملکوں میں بلانا انہیں اپنے کاموں میں شریک کرنا ان کے ساتھ کھانا پینا اور ان کے پاس آنا جانا مسلمانوں کے دلوں سے غیرت کو ختم کردے گا حتی کہ وہ ان لوگوں سے محبت کرنے لگیں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَتَّخِذُواْ عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمۡ أَوۡلِيَآءَ تُلۡقُونَ إِلَيۡهِم بِٱلۡمَوَدَّةِ وَقَدۡ كَفَرُواْ بِمَا جَآءَكُم مِّنَ ٱلۡحَقِّ ١ ... سورة الممتحنة

"مومنو؛ اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں ۔ "

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38